بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلغوا عنی ولو آیۃ (الحدیث)

میری طرف سے لوگوں تک پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو

فتوے



کوا حرام ہے

منجانب۔ خادم الفقرا شمس الدین صراف صرافہ بازار سرگودھا

ایم اے آزاد رقم گوجرہ

۷۸۶

مسئلہ نمبر ۱

بخدمت جناب شاہ صاحب محمد طفیل صاحب مفتی شہر گوجرہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں یہ جو اخبار میں آیا ہے۔ کوا کالا کھانا جائز ہے۔ اور ایک شہر جو کہ سرگودھا کے نزدیک ہے۔ وہاں بہت سے علماؤں نے کھایا ہے۔ اور کھانے کا فتوی بھی دیا ہے۔ اور ہمارے محلہ میں لوگ بہت جھگڑتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے یہ حرام ہے۔ کوئی کہتا ہے یہ حلال ہے کیا ہمارے اہل سنت حنفیوں کے نزدیک کالا کوا کھانا حرام ہے یا حلال ہے۔ یہ ہمارا فیصلہ آپ پر ہے۔ آپکے فتوی کو ہمارے لوگ مان لیتے ہیں۔ اس لئے آپ کی خدمت میں عرض ہے۔ آپ برائے مہربانی اس مسئلہ کا فیصلہ کر دیں۔ اور مہر لگا کر عنایت کریں۔ تاکہ ہمارے لوگ سمجھ سکیں یہ فتوی شاہ محمد طفیل صاحب کا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ وسلام علیکم

نوٹ :۔ پورے ثبوت یعنی قرآن کریم یا حدیث پاک

سے یا امام صاحبان رضی اللہ عنہم کے فتوی پر فتوی دیں۔ تاکید ہے تاکہ باقی کوئی گنجائش ہی نہ رہے۔

غلام سرور نیو پلاٹ گوجرہ

مسئلہ نمبر ۲

ایک آدمی اپنی عورت کو یک وقت تین طلاق دیتا ہے اس کے بعد وہ مل جانا چاہتے ہیں۔ کیا اب حلالہ کی ضرورت ہے۔ یا ویسے ہی کفارہ کے ساتھ پہلے ہی آدمی کے گھر رہ سکتی ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ حلالہ کے بغیر حرام ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ کہ پہلے آدمی کے گھر رہ سکتی ہے۔ حلالہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا ہمارے علماء کرام حنفیوں کے نزدیک اس کا کیا فیصلہ ہے۔ اظہار فرمادیں تاکید ہے۔ وسلام علیکم آپ کی بڑی مہربانی ہے۔

غلام سرور نیو پلاٹ گوجرہ

الجواب

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

صورت مسئلہ کے پیش نظر چونکہ فتویٰ کا تعلق
مسلک اہل السنۃ والجماعت حنفیہ سے ہے۔ اور گوجرہ میں
اکثریت سے لوگوں کا یہ خیال پختہ قائم ہو چکا ہے۔ کہ اس شہر میں
اس مسلک حنفیہ کا مرکز جامعہ چراغیہ واقع ریلوے پھاٹک ہے
جہاں عام لوگوں کے خیال کے مطابق فقہ حنفی کے ایک عالم قیام
رکھتے ہیں۔ اور اہل شہر کی بھرپور امداد سے اسلامی کتب خانہ
بھی وسیع پیمانہ پر موجود ہے۔ اور اس کے برعکس لوگ اس ناچیز
کو اہل سنت حنفی خیال نہیں کرتے مذکورۃ الصدر علماء کی قسم کے
لوگوں کے اس طرح کے خلاف واقعہ پروپیگنڈہ پر یقین کیے ہوتے ہیں
لہٰذا دریں صورت حال اس ناچیز کا فتویٰ صادر کرنا ایسے عوام
لوگوں کے لئے کچھ مفید طلب نہ ہوگا۔ بخلاف جامعہ چراغیہ کے
بزرگوں کے ان کا فتویٰ بوجہ عقیدت عام اکثریت قبول ہوگا۔ لہٰذا
اس ناچیز کی مخلصانہ رائے یہ ہے کہ فتویٰ ہذا ان بزرگوں
سے حاصل کیا جائے۔ وہ کتاب اور باب اور صفحہ تک حوالہ
انشاء اللہ دیں گے جس سے گواہ کے بارے میں تفصیلی حکم

شرع عوام الناس کو معلوم ہو جائیں۔

سید محمد طفیل گیلانی گوجرہ

الجواب مسئلہ نمبر ۱

واللہ المستعان علیٰ اکمالہ بحق محمد و آلہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

مولوی مذکور مسئول شاہ طفیل صاحب سے مسائل شرعیہ کا سوال تھا۔ اور اس کو جواب دینا واجب و لازم تھا۔ مگر جواب لکھنے کی بجائے انکار لکھ کر فقیر پر تقصیر غفرلہ القدیر کو سوال نامہ تفویض کر دیا۔ مولوی مذکور کے جواب مسائل مذکورہ سے ٹال مٹول اور انکار کرنے اور اپنے مذہبی مخالف کی طرف سائل و مسائل کو بھیجنے سے خوب واضح و ظاہر ہو گیا کہ مولوی مذکور شاہ طفیل کو حلال و حرام کی پرواہ نہیں اور وہ مسائل شرعیہ پوچھنے والوں کے جواب سے عاجز ہے۔ وہ بے سمجھے مسائل منہ سے نکال لیتے اور مسلمانوں میں اختلاف ڈال لیتے ہیں۔ اور جواب کے

وقت خموشی پا لیتے ہیں۔ ان کی اس دستی تحریری حلّت وحرمت سے لاعلمی کے ثبوت کے بعد ان کو یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ کہ وہ شہر و مضافات شہر میں فتوے جاری کریں۔ بلکہ جیسے مذکورہ مسائل کے جوابات حاصل کرنے کے لئے دار العلوم جامعہ حرائیہ کے متعارف ہوئے ہیں۔ دیگر علوم و مسائل کے ادراک کے لئے بھی جامعہ ہی کی تلمیذی و شاگردی اختیار کریں۔ بعد ازاں خطاب مفتی سے خود کو نامزد کریں۔

(۱) زاغ موذی خبیث پرندہ ہے۔ اسلامی طبیعتیں اس فاسق جانور سے نفرت کرتی ہیں۔ اور اس کو مکروہ و خبیث جانتی ہیں۔

درمختار میں ہے۔ وَالْخَبِیْثُ مَا تَسْتَخْبِثُہُ الطِّبَاعُ السَّلِیْمَۃُ ۔ خبیث وہ چیز ہے جس سے طبائع سلیمہ (اسلامی طبیعتیں) گھنائیں اور اس کو مکروہ و خبیث جانیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبَاتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبَائِثَ ۔ (اور وہ رسول نبی اُمّی

صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ستھری چیزیں ان کے لئے حلال
فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا)

پھر قرآن مجید دوسرے مقام پر ناطق ہے۔ وَمَا
نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (اور جس سے تمہیں رسول
صلے اللہ علیہ وسلم منع فرمائیں باز رہو)

ابن ماجہ باب الغراب میں حضرت سیدہ ام المومنین
عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سانپ
فاسق (خبیث کے حکم) ہے۔ اور عقرب (بچھو)
فاسق ہے۔ اور فارہ (چوہا) فاسق ہے اور
غراب (کوا) فاسق ہے۔ تو حضرت قاسم بن محمد
بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم سے سوال کیا گیا
کہ کیا غراب (کوا) کھانا جائز ہے؟ تو آپ نے
فرمایا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
کوے کو فاسق (بے حکم خبیث فرمایا۔ تو حضورؐ

کہ اس ارشاد عالی کے بعد کوے کو کون کھا سکتا ہے؟

اسی باب میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وَاللّٰہِ مَا ھُوَ مِنَ الطَّیِّبَاتِ۔ خدا کی قسم کوا طیبات (حلال چیزوں) سے نہیں ہے۔ وَمَنْ یَّاکُلُ الْغُرَابَ اور کوا کون کھا سکتا ہے۔ وَقَدْ سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسِقًا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خبیث فاسق قرار دیا ہے۔

ثابت ہوا کہ کوا فاسق حرام ہے۔ اس سے بچنا ضروری امر ہے۔

فائدہ

کوا خور حضرات کو کم از کم احادیث طیبہ کے سیاق و سباق مفہوم و مضمون پر غور و خوض کر لینا چاہیئے

تھا۔ کہ اگر یہ موذی خبیث پلید جانور حلال ہوتا۔ تو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایسے حیوانات خبیثہ (سانپ بچھو، چوہا) کے حکم میں کیونکر ملحق فرماتے۔ انہیں چاہیئے کہ اگر کوّا حلال ہے۔ تو پھر ملحقاتِ کوّا دیگر حرام چیزیں چوہا بچھو اور سانپ بھی خوب لطف اندوز ہونے کے لئے کھایا کریں۔ کہ وہ بھی فسق و حرمت اور بے حکم ہونے میں کوّا کے حکم میں شامل ہیں۔ اور روایت واحدہ میں جمع کئے گئے ہیں۔

وجہ مغالطہ

کوّا کی ایک قسم ایسی ہے۔ جس کو شرع مطہر نے حلال قرار دیا ہے۔ جس کو اصطلاح اہل شرع میں غُرابُ الزرع کہتے ہیں۔ یعنی کھیتی کا کوّا جو محض دانہ کھاتا ہے نجاست نہیں کھاتا۔ وہ سب کے نزدیک حلال ہے۔

چنانچہ دُرِ مختار میں ہے۔ وَحَلَّ غُرابُ الزرعِ

اَلَّذِیْ یَاْکُلُ الْحَبَّ۔ یعنی کھیت کا کوا حلال ہے
جو دانہ کھاتا ہے۔ (یعنی نجاست خور نہیں آبادی میں
نہیں آتا۔ صغیر الجثہ بمثل فاختہ ہوتا ہے
(غایۃ الاوطار)

کوا کھانے والے دیوبندی علماء حضرات نے اس
مقام پر غلطی کھا کر زاغ معروفہ حرام کو حلال قرار
دے دیا۔ اور رسالوں کتابوں میں حلت و جواز
کے فتوے شائع فرما دیئے۔ جب علماء عظام و
عوام اہل اسلام کی طرف سے سرزنش و تردید بلیغ
کے مورد ہوئے تو مشکل میں پڑ گئے۔ کہ نہ تو کتابیں
جلا سکیں۔ اور نہ ہی یہ غلط مضمون و فتویٰ واپس
لے سکیں۔ کہ نظرِ عوام میں ان کی مولویت پر دھبہ
لگتا ہے۔ لہٰذا اپنے غلط فتوی پر جم گئے۔ اور
مُصر رہے۔ اور کوا کھانے کو کار ثواب لکھنے لگے
چنانچہ فتاوی رشیدیہ مصنفہ مولوی رشید احمد
گنگوہی کے صفحہ نمبر ۴۹۲ پر اس سوال کے جواب
میں کہ زاغ معروفہ (کوا سیاہ جو ہمارے ملک

میں مشہور و معروف ہے کہ جس جگہ اکثر لوگ حرام

جانتے ہوں۔ اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں۔ تو

ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا۔ یا

نہ ثواب نہ گناہ نہ عذاب؟

تو جواب میں فرماتے ہیں ثواب ہوگا فقط۔

بظاہر یہی وجہ مغالطہ ہے۔ کہ ان حضرات نے

حرام کوا کو حلال قرار دے دیا۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔ وَنَسْئَلُ اللّٰہَ

تَعَالیٰ عِلْمًا نَافِعًا وَّ فَہْمًا عَامِلًا وَّ رِزْقًا طَیِّبًا

بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ قَاسِمِ الرِّزْقِ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ٥ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ

تَعَالیٰ مِنَ الزَّیْغِ وَالضَّلَالِ ٥

مزید تفصیل و تحقیق مقصود ہو۔ تو رسالہ طیبہ

"دفع زیغ زاغ الملقب بلقب رامی زاغیاں"

ملاحظہ فرمائیں۔

○

الجواب مسئلہ نمبر ۲

طلاق ثلاثہ کے بعد میاں بیوی کے مابین زوجیت کا تعلق مطلقاً منقطع ہو جاتا ہے۔ اگر بار دیگر زوجیت کا رشتہ قائم کرنا چاہیں۔ تو شرع مبارک نے اس کے لئے حلالہ کی صورت تجویز فرمائی ہے۔ مذہب مہذب احناف شکر اللہ تعالےٰ سعیہم میں بادون حلالہ کے ان کے درمیان زوجیت ہرگز قائم نہیں ہو سکتی۔ اور یہی مسلک برحق ہے۔ اور جو علماء بیل اَقُول سُفہاء طلاق ثلاثہ کے بعد حلالہ کو ضروری و لازم نہیں جانتے۔ ان کا قول باطل صریح نص قرآنی و اجماع کے مخالف و مصادم ہے۔ اس پر عمل کرنا فتح باب زنا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ
بِاِحْسَانٍ ط طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے)
دو بار تک ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا
ہے یا نیکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا۔ اور فرماتا ہے
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ
زَوْجًا غَيْرَهٗ ط فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ
پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت
اسے حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرے شوہر
سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق
دے دی تو ان پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں
نکاح کر لیں۔ اگر یہ گمان ہو کہ اللہ کے حدود کو
قائم رکھیں گے۔ اور یہ اللہ کی حدود ہیں۔ ان
لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے۔ جو سمجھ والے ہیں۔
دُرِ مختار شریف میں ہے۔ لَا يَنْكِحُ مُطَلَّقَةً
مِنْ نِكَاحٍ صَحِيْحٍ نَافِذٍ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بِهَا اَيْ بِالثَّلٰثِ

حُرَّۃً وَبِالثِّنْتَیْنِ لَوْ اَمَۃً وَلَوْ قَبْلَ الدُّخُوْلِ ۰
یعنی شوہر مطلقہ ثلاثہ سے نکاح نہیں کر سکتا۔ جبکہ
نکاح صحیح نافذ کے بعد تین طلاقیں واقع ہوئی ہوں۔
پھر اگر منکوحہ حرہ ہے تو تین طلاقوں کے بعد
نکاح جائز نہیں۔ اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقوں
کے بعد ممنوع ہے۔ خواہ قبل دخول مطلقہ ہوئی
ہو تو بھی نکاح حلال نہیں

حَتّٰی یَطَاُھَا غَیْرُہٗ یہاں تک کہ دوسرا شخص نکاح
کے بعد اس سے مجامعت اختیار کرے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی اَعْلَمُ وَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

الفقیر محمد شہسوار علی عفی اللہ عنہ
بمطابق ۲۱ اگست ۱۹۷۶ء ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ
جامعہ چراغیہ رجسٹرڈ گوجرہ۔ ضلع لائل پور

نماز

جنّت کی کنجی ہے

○

نماز

دین کا ستون ہے

درود شر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَا

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَ

يف

...وعلى الك يا رسول الله

...وعلى آل سيدنا محمد

...هيم وعلى آل سيدنا

...يد مجيد ٥

...محمد وعلى آل سيدنا محمد

...براهيم وعلى

...حميد مجيد ٥

درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝